11.2۔ نئی سلطنتوں کا ابھرنا

11.2.1۔ شمالی ہند میں راجپوت

ہرش وردھن کی وفات کے بعد راجپوتوں کا عظیم کارنامہ یہ تھا کہ انہوں نے اس دور کی ہندوستانی تہذیب کی غیر ملکیوں اور مسلم حملوں سے بچانے اور اسکا تحفظ کرنے کی کوشش کی۔ شمالی ہندوستان میں قائم ہونے والی پہلی راجپوت سلطنت پرتی ہاراؤں کی تھی۔ ناگا بھٹا اول اس سلطنت کا بانی تھا۔ اس کے جانشین واتساراجو نے بنگال کے حکمران دھرم پالا کو شکست دی۔ پرتی ہارا سلطنت کے زوال کے بعد گاہادوالوں کی حکمرانی شروع ہوئی جن کا مرکز قنوج تھا۔ 956ء میں چوہانوں نے سنہاراج چوہان کی قیادت میں سمبھر آزاد سلطنت قائم کی۔ چوہانوں میں پرتھوی راج چوہان ایک عظیم حکمران تھا۔ وہ شمالی ہند میں مسلم حملوں کو روکنے میں آگے رہا۔

راجپوتوں میں اتحاد و اتفاق نہ ہونے کی وجہ سے غیر ملکی مسلم حملوں سے ہندوستان کی حفاظت نہ ہو سکی اور ہندوستان میں مسلم ریاست کے قیام کی راہ ہموار ہوئی۔ کیا یہ خیال درست ہے؟

11.2.2 جنوبی ہندوستان میں راشٹرکوٹ اور چولا سلطنت، مشرقی ہندوستان میں پالا سلطنت

راشٹرکوٹ خاندان بادامی کے چالوکیاؤں کے باجگذار تھے اور ان کے بعد انہوں نے آزاد سلطنت قائم کر لی۔ اس سلطنت کا بانی دنتی درگا تھا۔ اس نے 738ء کی جنگ میں عربوں کو شکست دی اور انہیں دوبارہ گجرات پر حملہ کرنے سے روکا۔ اس کے بعد تخت نشین ہونے والا کرشنا اول نہ صرف ایک عظیم جنگجو تھا بلکہ تہذیب و تمدن کا سرپرست بھی تھا۔ ایلورا میں کیلاش ناتھ مندر اسی نے تعمیر کروائی۔ اسکی موت کے بعد گوندا تخت نشین ہوا جسے دھروا نے بے دخل کیا اور خود بادشاہ بنا۔ بے مثال طاقت کے ساتھ دھروا شمالی ہند پر حملہ آور ہوا اور اس نے گرجارا پرتی ہارا کے راجا واتساراجو اور بنگال کے راجہ دھرم پالا کو اپنا باجگذار بنایا۔ اس نے جنوب میں پلواؤں کو شکست دے کر اپنا غلبہ قائم کیا۔ دھروا کے بعد گوند سوم نے شمالی ہندوستان پر حملے جاری رکھے اور ناگا بھٹا دوم کو بے دخل کر کے اپنا مکمل تسلط قائم کیا۔ اس کا جانشین اموگھ ورشا کا دور بغاوتوں، لڑائیوں اور جنگوں کا دور تھا مگر اس کے باوجود راشٹرکوٹ سلطنت کو کوئی نقصان نہ ہوا۔

وجیالیا چولا نے 850ء میں چولا سلطنت کو قائم کیا۔ اس نے پلواؤں اور پانڈیاؤں کے درمیان تنازعات کو ایک موقع کے طور پر استعمال کیا اور اپنی آزاد سلطنت قائم کی۔ وہ ان چند ایک پہلے بادشاہوں میں سے ہے جس نے چولا سلطنت کی عظمت بحال کی۔ 985ء سے 1040ء کے دوران چولا حکمرانی ٹاملناڈو، کیرلا، سنہالا اور مالدویپ تک پھیل گئی۔ اس کا انتظام سلطنت ترقی کا نمونہ تھا جس میں بہترین انتظام، طاقتور فوج، بحریہ، مستحکم مالی حالت، اور پرکشش مندروں کی تعمیرات شامل

تھیں۔ تنجاوُر کی نہایت خوبصورت برہادیشورامندراس نے تعمیر کروائی۔ اسکا جانشین راجیندر چولا (1012ء سے 1044ء) ایک نہایت قابل حکمران تھا۔ اس نے گنگائی کونڈاچولا پورم نامی شہر بسایا۔ چولاؤں کی حکومت اسکی خود اختیار مقامی حکومت کی وجہ سے بہت مشہور ہوئی۔

شمالی ہند میں پالا سلطنت کی حکمرانی بنگال، بہار، اڑیسہ، نیپال اور آسام تک پھیلی ہوئی تھی جو عہد وسطیٰ کے ہندوستان میں کافی ممتاز تھی۔ 780ء سے 815ء تک دھرم پالا کی حکمرانی میں پالا سلطنت ایک طرف گرجارا پرتی ہاراؤں سے برسرپیکار تھی تو دوسری طرف راشٹرکوٹوں سے تنازعات میں تھی۔ وکرماشیلا یونیورسٹی جسے اس نے بنگال میں قائم کیا کئی غیر ملکی طالب علموں کو راغب کرنے کا باعث بنی اور نالندہ یونیورسٹی سے مسابقت کے قابل تھی۔ وہ تہذیب وتمدن کے بڑے سرپرست تھے۔ اس نے تالاب اور نہریں بنوائیں اور زراعت کی ترقی کے لیے بہت کوششیں کی۔

11.2.3۔ سیاسی، سماجی اور تہذیبی ترقی

ابتدائی عہد وسطیٰ کے ہندوستان میں کئی سیاسی، سماجی اور تہذیبی تبدیلیاں ہوئیں۔ اس دور کی بادشاہت جاگیردارانہ نظام پر منحصر تھی۔ یہ زمیندار اپنے متعلقہ علاقوں سے محاصل وصول کرتے تھے۔ اس کے بدلے انہیں فوج کے کچھ حصہ کا بندوبست کرنا پڑتا اور وہ جنگوں کے دوران اس فوج کو بادشاہ کو روانہ کرتے تھے۔ یہ زمیندار یا باجگذار اپنے اپنے علاقوں میں طاقتور ہوتے گئے اور آزادی کا اعلان یا بغاوت کرنے لگے جسکی وجہ سے سیاسی عدم استحکام پیدا ہوا۔

اس دور میں سماج ذات پات کے نظام پر مبنی تھا۔ چترورنا نظام (چار ذاتوں کے نظام) میں برہمن، کشتری، ویش اور شودروں میں برہمنوں کو اعلیٰ مرتبہ ومقام حاصل تھا۔ پروہت (پوجا پاٹ کا کام کرنے) کے علاوہ وہ سلطنت میں کئی اعلیٰ انتظامی عہدوں پر فائز ہوتے تھے اور کافی اختیارات کے مالک تھے۔ کشتری طبقہ حکمرانی اور فوجیوں کے فرائض انجام دیتا تھا۔ ویش زراعت کے ساتھ تجارت بھی کرتے تھے۔ شودر دیگر پیشوں کو اپنائے ہوئے تھے۔ اس دور میں کئی نئی ذاتیں اور ذیلی ذاتیں وجود میں آگئیں تھیں۔ خواتین تعلیم، فنون لطیفہ وغیرہ میں مردوں کے برابر رتبہ رکھتی تھیں۔ اونتی سندری، اندولیکھا، موریکا، وجیکا سبھدرا، پدماشری وغیرہ اس دور کی چند مشہور شعراء تھیں۔ بعض خواتین فنون حرب اور نظم ونسق کی بھی ماہر تھیں۔

اس دور میں ہم کئی مذہبی تبدیلیوں کا بھی مشاہدہ کرتے ہیں۔ بیرونی حملوں اور مقامی بادشاہوں کی سرپرستی کم ہونے کی وجہ سے بدھ مت زوال پذیر ہوا۔ اسی دوران ہندو مذہب کے غلبہ میں کافی اضافہ ہوا۔ جین مت بعض علاقوں میں مقبول تھا۔ تعلیم، لسانیات اور فن تعمیر کے میدانوں میں نمایاں ترقی ہوئی۔ نالندہ، وکرماشیلا، ولا بھی اس دور کے بڑے تعلیمی مرکز تھے۔

راجپوتوں نے کئی قلعے، منادر اور عمارتیں بنوائیں۔ راجستھان میں رنتھمبور اور گوالیار کے قلعے راجپوتوں کی فنکاری کا ثبوت ہیں۔ گوالیار کا مان سنگھ محل، امبر میں موجود عمارتیں اور اودے پور کی جھیلیں فن تعمیر کی مہارتوں کے شاہکار ہیں۔ ان کے علاوہ راشٹر کوٹوں کی تعمیر کردہ ایلورہ مندر، چولاؤں کی برہادیشورا مندر بھی فن تعمیر کی ترقی کا منہ بولتا نمونہ ہیں۔ راجستھان کی آبو منادر، مدھیہ پردیش میں کھجوراہو مندر، اڑیسہ میں پوری اور کونارک کے منادر، اونتی پور میں مرتھنڈ سوریا مندر، شیوا اور ویشنوا منادر سب اسی دور کی یادگار ہیں۔

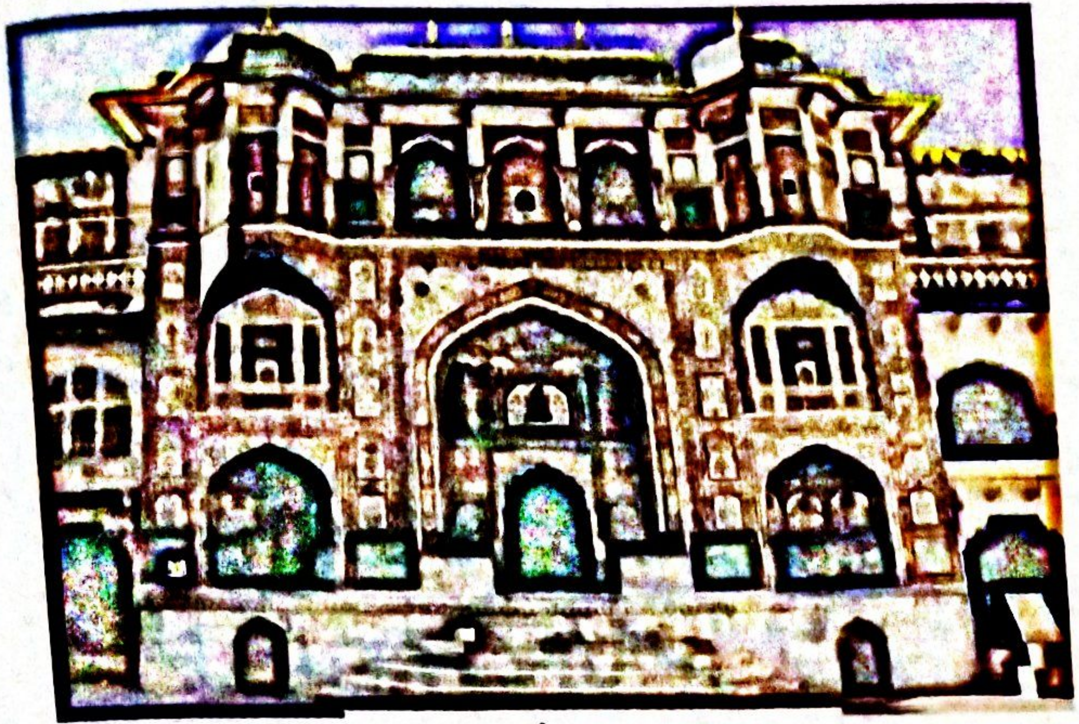

شکل 1: امبر محل

حالانکہ مسلم حملوں میں کئی منادر تباہ ہو گئے لیکن باقی منادر اس دور کی فن تعمیر کی ترقی کی علامتوں کے طور پر موجود ہیں۔